bluebytes
news that matters

Thursday, July 29, 2010

Pictorial warning fares better than Graphic Images: Healis

Publication: The Sahafat Daily, Edition: Mumbai, Journalist: Bureau, Page No: 3

تمباکو مصنوعات پر ڈراؤنی تصویریں بنائی جائیں

سگریٹ پیکٹوں پر وارننگ کا موجودہ طریقہ ناکافی ثابت ہوا

تمباکو مخالف ادارہ ہیلیس کے سروے میں انکشاف

ممبئی: ملک میں تمباکونوشی اور سگریٹ نوشی سے ہونے والی اموات اور کینسر جیسے مریضوں کی تعداد بڑھتی ہی جارہی ہے اس کے باوجود اس تعلق سے عوام میں بیداری کی وہ سطح نہیں پائی جاتی ہے جو ترقی یافتہ ملکوں میں پائی جاتی ہے۔ حکومتوں کا رویہ بھی اسی طرح ہے جس طرح کام چلاؤ ملک کی ہیلتھ پالیسی میں بھی نقائص موجود ہیں تمباکو کا کاروبار کرنے والی اور سگریٹ ساز کمپنیاں عوام کی لاعلمی کا فائدہ اٹھا کر اناپ شناپ فائدہ اٹھارہی ہیں اس معاملے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ قانون سے بھی بہت زیادہ مدد نہیں مل رہی ہے۔ صارفین کی عدالت سے بھی متاثرین کو انصاف نہیں مل پاتا ہے سگریٹ کے پیکٹوں اور گٹکھا جیسی تمباکو مصنوعات پر جو وارننگ لکھی جاتی ہے وہ ناکافی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پر ہولناک ڈراؤنی تصویریں بنائی جائیں تاکہ ان کو دیکھ کر لوگ تمباکونوشی کو چھوڑ دیں۔ ان خیالات کا اظہار یہاں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں (ہیلس کے ذریعے) مقررین نے کیا۔ پریس کانفرنس میں سلام بامبے ٹرسٹ کے نمائندوں کے علاوہ کئی نامور ڈاکٹرس اور وہ مریض بھی موجود تھے جنہیں تمباکونوشی کی وجہ سے زندگی اور موت کی کشمکش سے گذرنا پڑا ان مریضوں نے نہایت جذباتی انداز میں اپنی ہولناک بیماریوں کی دردناک داستان سنائی۔

ہیلیس سیکھاریہ انسٹی ٹیوٹ فور پبلک ہیلتھ نے تمباکونوشی کے خلاف ملک بھر میں تحریک چلا بھی ہے ملک کے چار حصوں میں شمالی، مشرقی، جنوبی اور مغربی ہندوستان کے ستر سو سے زائد شہری اور دیہاتی علاقوں میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے لوگوں کا سروے کیا گیا اور ان سے دریافت کیا گیا کہ سگریٹ یا گٹکھا کے پیکٹوں پر لکھی ہوئی وارننگ انہیں کتنا متاثر کرتی ہے تو ان کا جواب تھا کہ اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا اس سلسلے میں مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے ڈاکٹر پنکج چترویدی نے کہا کہ تھائی لینڈ، سنگاپور، ایران یہاں تک کہ پاکستان جیسے ملکوں میں بھی انتہائی سخت وارننگ سگریٹ کے پیکٹوں پر دی گئی ہے اور ڈراؤنی تصویریں بنائی گئی ہیں اس کے مقابلے میں ہندستان بہت پیچھے ہے۔

سلام بامبے کی پدمنی سومانی نے اپنے تجربات کی روشنی میں بتایا کہ زیادہ تر بچے ماں باپ اور اپنے بڑے بوڑھوں سے سگریٹ نوشی کی عادت کو سیکھتے ہیں قانوناً نابالغ بچوں کو تمباکو کی مصنوعات فروخت نہیں کی جاسکتی لیکن زیادہ تر بڑے بچوں سے سگریٹ اور گٹکھا منگواتے ہیں اور دوکاندار ان بچوں کو گٹکھا، سگریٹ دے دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس طرح بچے تمباکونوشی کی لت میں پڑ جاتے ہیں کیونکہ انہیں ایسا لگتا ہے کہ جب ان کے والدین اور بڑے یہ سب کر سکتے ہیں تو وہ یہ کیوں نہیں کرسکتے۔ پدمنی سومانی نے بتایا کہ تمباکو دھیرے دھیرے اثر کرنے والی شے ہے اسلئے پتہ نہیں چلتا کہ رفتہ رفتہ مریض کس طرح موت کے منہ میں جارہا ہے۔